جلد ۱۰ | میی: دوشنبہ ۲۷ جمادی الاول ۱۳۲۳ھ مطابق ۳۱ جولائی ۱۹۰۵ء | نمبر ۲۸

مقدمۃ الجیش

اچھی ترقی ہے

انگریز بہادر مصر پر اپنا احسان جتاتے ہیں کہ اس سلطنت کو ہمنے اعلیٰ درجہ کے عروج پر پہنچا دیا ورنہ آجتک اسکا خاتمہ ہی ہو جاتا۔ اسے تو ہم بھی تسلیم کرتے ہیں کہ واقعی مصر کی اندرونی و بیرونی تجارت اچھی ہو گئی۔ تجارت، زراعت میں معقول ترقی ہوئی اور اسے ہم بھی مان لیتے ہیں کہ انگریزوں کی کوشش انتظامی کا یہ نتیجہ ہے لیکن اس ترقی سے مصر کا کون فائدہ ہوا اور خدیو کی رعایا کی کیسی بہتری ہوئی۔ ذرا غور کرو کہ نہ ہیں گورنمنٹ ہاں ہو چکے اور رعایا خدیو کو مشورہ کی ضرورت پہل دیجاتی ہے نہیں کر سکتے ہم کہے کہ ترقی بر قرینہ ہیں مگر خواہش ہو تو انگریزوں کی اور ملکی خیر خواہ لوگ کو اطمینان ہو اگر خدا مصر کی ترقی کیلئے کام اور ترقی ہی کرتا ساماں

روسی کانگریس کی منہ زوریاں

گورنمنٹ روس نے کوشش تو بہت کی کہ رعایا کی کانگریس کا اجلاس ہونے نہ پائے مگر اون سے بڑھے ہوئے جوش کو کون روک سکتا تھا آخر ماسکو میں ایک جلسہ منعقد کیا گورنمنٹ کی بدعملیوں پر جی کھولکر حملے کئے اور انکا پہلے تو یہ ارادہ تھا کہ عام طور پر گورنمنٹ کی خدمت دشمنی ظاہر ہو گئی ہے اسلئے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ چاہئے گورنمنٹ بڑی دور خواستوں کی طرف توجہ کرے یا نہ کرے مگر ہم تو کام کرتے ہیں برطرف جائیگا اسکی عمل کا سد باب کرینگے چنانچہ یہ رزولیوشن پاس ہوا کہ اب زار روس کے آگے اپنی مصیبتوں کا رونا رونا۔ اور عرض کرنے گئے بنا بیٹھیں کہنا کہ معاف ہے گورنمنٹ کی بدعملی کی اصلاح کراوے رعایا ہی اچھی طرح کر سکتی ہے۔ اور جبتک ہم اپنے پیر نہ ہلائینگے حکومت کی برائیاں دور نہیں ہو سکتیں۔

جاپانی بہادروں کی پھیری

صلح کا نام سنکر جاپانی بہادروں کو جلدی پڑی ہوئی ہے کہ گفتگو ان صلح کی تقرری تک جسقدر فتوحات ممکن ہوں حاصل کر لیں ورنہ شاید جنگ کا خاتمہ بدر آئی تو سب ارمان دل ہی دل میں رہجائینگے ایک طرف تو جنرل لینیویچ کا تعاقب کرتے منچوریا کی طرف بڑی مستعدی سے بڑھے ہیں یہانتک کہ جنرل مذکور برابر پیچھے ہٹا جاتا ہے۔ دوسری طرف سخالین سائبیریا پر حملہ بھی جنگ کی بڑی پھیری بنا کر رکھے ہیں روسی بہت کچھ ہاتھ پیر مار رہے ہیں مگر نہ رکنے والے جاپانی بہادر آگے بڑھتے ہی جاتے ہیں۔ پھر وہاں کو بلا مقابلہ فوراً قبضہ جما لیا۔ اور سخالین سائبیریا کے روسی جزیرہ سخالین میں بڑی آسانی سے داخل ہو گئی روس کا شارہ ایک جزیرہ والیس کے اوپر کچھ بچانا بڑی امید لگی ہوئی تھی جاپانی فوج نے

روس و جرمن شہنشاہوں کی ملاقات

لوگوں کو حیرت ہوگی کہ اس پُر خطر زمانہ میں روس کو یہ کیا سوجھی کہ شہنشاہ جرمن سے ملاقات کی ٹھہرائی۔ اسکے متعلق مختلف رائیں قائم ہو رہی ہیں۔ کسیکا یہ خیال ہے کہ روس کا خزانہ تو خالی ہوگیا مگر ابتک دماغ میں فرعونیت باقی ہے۔ وہ یہ نہیں چاہتا کہ جاپان کے ساتھ اسقدر ذلیل ہوکر صلح کرے۔ اسلئے اوسنے شہنشاہ جرمن کو گانٹھنا چاہا۔ تاکہ کچھ مالی مدد مل جائے۔ بعض کا یہ خیال ہے کہ چونکہ روس کو خوف ہے کہ جاپانی شرائط صلح بہت بیڈھب ہونگی اور دوسری تمام طاقتیں اوسیکی طرفداری کرینگی اسلئے ایک کو اپنا حامی بنالینا چاہئے اسلئے اوسنے خاص طور پر جرمنی سے ملاقات کرکے اوس سے یہ درخواست کی کہ دول یورپ میں کوئی ایسا نہیں جو میرا مخالف نہ ہو اور یہ امید نہیں کہ کوئی جاپانیوں کی منہ زوریوں پر صاد نکرے آپہی میرے سچے دوست و خیر خواہ ہیں۔ اگر آپ میرا ساتھ دینگے تو ممکن ہے صلح کی بحث آسانی سے طے پائے۔ کوئی یہ کہتا ہے کہ چونکہ جرمنی سے اکثر سنا ہوگا روس نے جاپان کو قرضہ دیا ہے۔ اس سے روس جرمن کی طرف سے بدظن ہوگیا تھا اور جرمن یہ نہیں چاہتا کہ یورپ کی ایک زبردست طاقت کو اپنا دشمن بنائے اسلئے رفع شک کے لئے یہ ترکیب نکالی کہ روس سے ملاقات کرکے اوسے سمجھائے کہ جرمن سنا ہوگا روس کی لڑائی سے گورنمنٹ جرمن کو اتفاق نہیں ہے اور ہمارے باہمی اتحاد پر اس سے کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔ مدبران انگلنڈ کو اور ہی وہم ہوگیا ہے وہ کہتے ہیں کہ جرمنی المیرو سے ... کی تیاری کر رہا ہے۔ اب ...

جاپانی حمایت

کے باعث برطانیہ روس کی نظروں میں مشتبہ ہو رہا ہے اسلئے یہی موقعہ ہے کہ روس کے رشتہ کو اور محکم کریں تاکہ ایک طرف تو یہ زبردست سلطنت انگلنڈ کی دشمن ہوجائیگی دوسرے ہمیں بھی ضرورت کے وقت اس سے مدد ملنے کی امید ہوگی۔ غرض کہ جتنے منہہ اتنی باتیں۔ اس ملاقات نے پولٹیکل حلقوں میں ہلچل پیدا کردی ہے۔ اور اسکی اصلی غرض جاننے کی غرض سے سب نے دماغ پر زور ڈال رکھے ہیں۔ اور عجیب غریب رائیں قائم ہو رہی ہیں مگر یقینی طور پر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ یورپ کے دو اولوالعزم شہنشاہ رات کی تاریکی میں ساڑھے تین گھنٹے تک کس معاملہ پر بحث کرتے رہے لیکن اکثر اعلیٰ درجہ کے مدبروں کی یہ رائے ہے کہ یہ ملاقات جرمنی ہی کی تحریک سے ہوئی اور روسی بغاوت کا نتیجہ ہے۔ اس بغاوت نے فرانس کی اوس بغاوت کا نقشہ جرمنی کے پیش کردیا جس سے فرانس کی شخصی حکومت سلطنت جمہوری کے ساتھ بدل گئی تھی۔ اور سوقت یورپ کی تمام سلطنتیں خائف ہوگئی تھیں کہ اگر فرانس کے باغیوں کو اپنی کوشش میں کامیابی ہوگئی تو ہماری سلطنت کی بھی خیر نہیں ہے۔ فرانس کے باغیوں کی کامیابی ہماری رعایا کے فسادی مادہ کو ابھاریگی اور دنیا سے شخصی حکومت کی نیو اوکھاڑ پھینکنے کی کوشش کیجائیگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا بھی۔ فرانس کے کامیاب باغیوں نے ہر سلطنت کی رعایا کو امداد کا وعدہ کرکے اوبھارنا شروع کردیا۔ کہ اگر تم بھی ہمارے قدم بقدم چلوگے تو محکومی کے ذلیل طوق سے آزاد ہوکر

حکومت کی باگ اپنے ہاتھ میں لو گے

اوسوقت انگلنڈ جرمن روس وغیرہ کو عقل انتظام میں بہت کچھ کھونا پڑا تھا اب جرمن کو یہ خیال پیدا ہوگیا کہ مبادا اگر روسی باغیوں کی قوت بڑھ گئی اور گورنمنٹ اونہیں مغلوب کرنے میں کامیاب نہوئی تو روس کے مانند ہماری شخصی حکومت کا بھی حال ہے۔ کہیں یہاں کے لوگوں میں بھی آزادی کا خیال نہ سما جائے اور عام طور پر بغاوت کی آگ نہ پھیل جائے اوسوقت یہ ممکن نہیں کہ باغیوں کا جوش آسانی کے ساتھ روکدیا جائے کیونکہ روسیوں کی کامیابی اونکی ہمتوں کو بڑھائیگی اور اونہیں حکومت کے سبز باغ نظر آنے لگیں گے اسی خوف سے جرمنی پریشان ہو رہا ہے اور وہ یہ چاہتا ہے کہ روس تو جاپانی لڑائی کی فکر میں ہے اور باغیوں سے نہیں سو خود دیکھ لیا ہے اسلئے گورنمنٹ روس کی ہم مدد کرینگے تو ہمارا احسان ہمیشہ کے لئے سر رہیگا۔ علاوہ ازین باغیوں کی سرکوبی ہوجائیگی تو آیندہ کیلئے ہماری سلطنت مامون ہوجائیگی اور یہاں کے مفسدہ پردازوں میں بغاوت کا جو کچھ خیال پیدا ہو چلا ہے وہ روسیوں کی ناکامی سے دور ہو جائیگا۔ اور شرارت کی اظہار کی اونہیں ہمت نہ ہوگی۔ روس و جرمن کی ملاقات کا یہی راز ہے اور یہی معاملہ طے کرنے کیلئے جرمن نے تحریک کی تھی اگرچہ اوس ملاقات کا حال ابتک راز سربستہ ہے لیکن یہی زیادہ قرین قیاس ہے۔ غرضکہ اسمیں کوئی شک نہیں کہ اس ملاقات کے پردہ میں بہت بڑا پولیٹیکل بھید چھپا ہوا ہے اور مدبران یورپ اس فکر میں غلطان ہیں ... ہماری دور اندیش گورنمنٹ ... اچھی طرح مشاق ہے ...

آزادی کا شرمناک نتیجہ

یورپین آزادی پر مرمٹنے والے ہندی ذرا ادہر آکر کہو کر اسکے نتیجہ کو بھی دیکھ لیں - اور اگر پھر بھی ختم اللہ علی قلوبہم وعلی سمعہم وعلی ابصارہم غشاوۃ کے مصداق ہو کر اپنی حماقت سے باز آنا انکی قسمت ہی میں نہیں ہے تو اسکا علاج ہی کیا ہے - نئی آزادی آئے دن جو گل کھلا رہی ہے اسکی ہزاروں نظیریں وقوع میں آتی ہیں لیکن امریکا کا ایک تازہ واقعہ بھی ان لوگوں کی عبرت کیلئے بہت ہے جن میں قدرت کی طرف سے حیا کا مادہ ودیعت ہوا ہے - فیلاڈلفیا واقع امریکا میں پولیس نے مہذب بدکاروں کا ایک بہت بڑا گروہ گرفتار کیا ہے ان میں بڑے بڑے معزز اور شریف خاندانوں کی (دیانۃً نام) معصوم اور پاک طینت عورتیں ہیں جنہیں اون کے والدین اور شوہروں نے بہت پاک نفس اور فرشتہ خصال سمجھکر آزادی کی ہوا کہانیکی اجازت دی تہی - ان عورتوں کو جن میں اکثر بیاہی نوجوان شریف گہرانوں کی لڑکیاں بھی ہیں غیر کے نوجوانوں کی بغلوں میں ہاتھ دیئے ہوئے سیر کا جو لطف حاصل کرنے کی چاٹ پڑ گئی تہی تو صرف اسی پر کیسے قناعت کرسکتی تہیں نفسانی خواہشوں کے شعلوں کو وہ روک سکیں - اور نوجوان بیرسٹروں وکیلوں اور شرفائے شہر کے ساتھ بہت ذلیل مکانوں میں جا کر دل کھول کر جوانی کی امنگیں نکالا کرتی تہیں آخر کسی عاشق ناکام نے یہ راز طشت از بام کر دیا انکے شریف والدین اور شوہر پہلے ہی سے ان برے نتائج کو سوچ لیتے تو ذلت اٹھا کر اپنی بیٹیوں اور بیویوں سے ہاتھ دہو نہ بیٹہنا پڑتا فاعتبروا یا اولی الابصار

لبرل پارٹی اور مسٹر بالفور

زمانہ قدیم سے برٹش پارلیمنٹ میں یہی دستور چلا آیا ہے کہ جہاں وزیر اعظم کو اپنی کوششوں میں ناکامی ہوئی اور مخالفین کی قوت اور اتفاق نے اون کے ارادوں پر پانی پہیر دیا۔ اور وزیر اعظم غیرت کے مارے فوراً وزارت سے دست بردار ہوتا تہا۔ ابکی مرتبہ لبرل پارٹی نے سخت زور لگایا کہ مسٹر بالفور کو ہر تجویز میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑا اور ہمیشہ منہ کی کہاتے رہے اور معاملہ یہانتک بڑھ گیا کہ سب کو یقین ہو گیا کہ اب مسٹر بالفور کی گورنمنٹ کے دن پورے ہو گئے اور جدید الیکشن کا زمانہ بہت ہی قریب آگیا۔ یہاں تک کہ لبرل اخبارون نے یہ شور مچانا شروع کر دیا کہ ایسی ذلت کے ساتھ مسٹر بالفور وزارت پر ہرگز قائم نہیں رہ سکتے اسلئے انتخابی پارٹیاں زور لگانے کے لئے مستعد ہو جائیں۔ مگر داد دیجئے مسٹر بالفور اون کے کان پر جوں تک نہ رینگی وہ اپنی جگہ پر اڑے رہے اور ترک وزارت سے صاف انکار کر دیا اسپر لبرل اخبارون نے انہیں آڑے ہاتھوں لیا۔ کہ پارلیمنٹ کی تاریخ میں اس بیغیرتی کی نظیر بمشکل ملیگی - اس طرح منہ کی کہا کر مسٹر بالفور ہی کی غیرت کا تقاضا ہے کہ وزارت پر اڑے ہوئے ہیں -

کنزرویٹو اخبارات لکہہ رہے ہیں کہ لبرل پارٹی اپنا رنگ جمانے کی غرض سے موجودہ گورنمنٹ کا خاتمہ چاہتی ہے - مسٹر بالفور کو اسطرف ہرگز توجہ کرنی نہیں چاہئے - بلکہ قومی بہبودی کے مقابلے میں ذاتی عزت کے خیال کو بالائے طاق رکھ کر اسی گورنمنٹ کو قائم رکھنا چاہئے -

جرمنی بہی کہے مجہے گہی سے کہاؤ

لو وہاں اور بہی کچہہ سنا۔ جاپانیوں کی بہادری نے جرمنی بیگم میں بہی شجاعت کی روح پہونک دی اور اسے بہی اب یہ خیال پیدا ہو گیا ہے کہ یوں ہم تو خواہ مخواہ ہی روس سے ڈرے جاتے تہے - ہمنے جب دیکہا کہ اسکے مقابلہ میں دول یورپ کی بہی نانی مری جاتی ہے تو یہ خیال ہوا کہ ہماری حیثیت ہی کیا ہے جو اس سے گلچپکر بیٹہیں پہلے سے جو ہمیں یہ معلوم ہوتا کہ ڈہول کے نام ہی بڑے ہوتے ہیں کام بڑے نہیں ہوتے تو ایک کیوں صبر کر بیٹہتے - اس کمبخت نے ہمیں کیا سمجہا ہے۔ مثل مشہور ہے مرے کو مارے شاہ مدار جب تمام یورپین گیدڑوں کی غرغش نے ہمیں خود کو مارے ادہ موا کر دیا تو یہ جوانمرد بہت ہی شیر ہو گیا اور خوب ہی کہو لکر ہمیں جو چاہا او گلوا لیا مگر اب ہمارے چہوٹے بہیا جاپان نے جو کڑا کرکے اس سے نظر ملائی تو معلوم ہوا کہ نامیں فرش ہے یہی وقت ہاتہ سے گیا نہیں ہے اسوقت اسکی سٹی گم ہو گئی ہے اور جاپان کے آگے ناک گہسنے کو تیار ہے تو لاؤ لگے ہاتہوں ہم بہی اپنا بخار نکال لیں روس کو کہلایا ہوا تو ہے ہی کہ وہ ہماری مخالفت کی ہمت کرے اور ہماری مراد بر آئے اور تو اسنے کیا ہو سکتا تہا معاملات صلح میں اپنی ہی ٹانگ اڑا دی۔ صلح کی جو گفتگو چہڑ گئی - تو آپ ایک دفعہ جنگ سے چونک کر چلا اوٹہے کہ آئین ایشیا پر کیا غضب کرینگے ہو یا رون سے مصالح مشورہ ہی نہیں کرتے آخر کا بہی کوئی حق ہے یا نہیں ہمارے ہی ممالک کے متعلق فیصلہ اور ہم ہی نہ شامل۔ روس تو کچہ نہیں مگر جاپان نے کہا واہ اچہا آئے رنجیدہ ہزار رنج ہو لیکن اگر کہو تو مارے آگے یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔

سلطان المعظم بال بال بچگئے

خداوند کریم کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ سلطان المعظم بعض دوست نما دشمنون کے باغیانہ حملے سے بال بال بچگئے اصل واقعہ جو بذریعہ تار معلوم ہوا ہے وہ یون ہے کہ پچھلے جمعہ کو سلطان المعظم نے جامع قصر یلدیز مین نماز جمعہ ادا کی۔ اور جب سرائے سلطانی کو جانے کے قصد سے مسجد سے باہر آکر اعیان سلطنت کو جو اوسوقت موجود تھے شرف گفتگو بخش رہے تھے۔ اسی اثنا مین ایک گولہ آکر پھٹا۔ اور لوگون مین سے جو سلطان کی حضوری مین باریاب تھے ۴۴ تو اوسیوقت سلطان حقیقی کے دربار مین پہنچے اور ۹۵ سخت مجروح ہوگئے۔ اور سلطان المعظم کو کوئی آسیب نہین پہنچا۔ گرابتک خبر نہین پہنچی کہ اس نامردی کے حملہ کی بنیاد کیا ہے کون کون مسلمان اور کون کون مسلمان نما عیسائی اسمین شریک ہین۔ ان شریرون کی کتنی جمعیت ہے۔ یہ گولہ انہون نے کہان سے اوڑایا۔ مگر ہان قرائن سے جہان تک قیاس کیا جاسکتا ہے وہ یہ ہے کہ بعض نئی روشنی کے نوجوان ترک یا فتنہ ترک موجود۔ نظم و نسق سلطنت عثمانیہ کو پسند نہین کرتے اور ایک انقلاب عظیم پیدا کرنے کا ارادہ رکھتے ہین۔ یورپ مین تعلیم کے ساتھ ساتھ ان نوجوانون کے دماغون مین یہ مجنونانہ خیالات ٹھونس دیئے گئے ہین۔ یہ نوجوان ترک سلطان المعظم کے ایسے بھائی بند ہین جیسے حضرت یوسف کے بھائی تھے۔ اور بعض بغلی گھونسے جو دوستی کے پردہ مین اپنا مطلب نکالنا چاہتے ہین اور بعض شکم پرور مفسد ہین۔ خانہ جنگی کے شعلے بھڑکانے والے فتنہ پردازون کو اپنی شرارت مین ناکام ہونا پڑا۔ یہ اللہ کا فضل شامل حال ہوا انہی باتون سے ثابت ہوتا ہے کہ جو لوگ اس قسم کی ہولناک فساد پیدا کرنا چاہتے ہین مگر ہمیشہ ...

مصریونکی زندگی تلخ ہوتی جاتی ہے

۱۳ جون کے اخبار اللواء مین جو خبر شایع ہوئی ہے اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ مصر کے سررشتہ تعلیم مین بھی روز بروز مصری مدرس کم ہوتے جاتے ہین اور اونکی جگہہ انگریز بھرتی ہو رہے ہین اخبار المقطم لکھتا ہے کہ سررشتہ تعلیم کو حضرت عزتلو عمر بک لطفی کی جگہہ دوسرا کوئی معلم مصری قانون کی تعلیم کے لئے میسر نہ آیا اسلئے آیندہ یہ قانون انگریزی اور فرانسیسی مین پڑھایا جائیگا۔ اسپر اللواء لکھتا ہے۔ کیا یہ بات شرم اور افسوس کی نہین ہے کہ مصری سررشتہ تعلیم ایسی فضول اور مہمل رائے دے۔ ملک مصر تو فاضل وکلاء سے بھرا پڑا ہے۔ اصل یہ ہے کہ سررشتہ تعلیم کو یہ منظور ہی نہین ہے کہ مصر کے قابل لوگون کو ایسے بڑے عہدے عطا کرے۔ ہمکو اللواء کی تحریر پر ہنسی آتی ہے کہ بیچارہ بھولے پن سے ابھی صرف اخبار مین خبر دیکھکر تعجب ظاہر کرتا ہے اور تھوڑے دنون مین اسکو سر پکڑ کر رونا پڑیگا کہ ہائے یہ کیا ہوا۔ مصر کے تمام فاضل ناحق ہونے کی وجہ سے بیکار اور معطل بیٹھ گئے۔ ابھی تو صرف ابتدا ہے۔ ابھی ہوا ہی کیا ہے۔ یہ لوگ سلطنت پر قبضہ کئے چلے جاتے ہین اور یہ فضلا تعلیمی عہدہ پر حیل سمجھتے ہین۔ تمنے خود ہی عقلمندی کی۔ آ بلا گلے پڑ۔ پھر اب مین چیخ پکار کیا موقع ہے۔ خود ہی بلبلا رہے تھے کہ ہم ان تعلیمی ہے کوئی آکے ان الجھنون کو سلجھائے بہتر کا انتظام کرسکے اور انکا بندوبست ہمین پسند ہے پھر اب بندوبست ہو رہا ہے اسمین جلاپے کی کیا بات ہے رہا یہ کہ بندوبست کسطرح ہونا چاہیئے یہ منتظم کے سلیقہ اور رائے پر موقوف ہے۔ تم ان باتون کو کیا جانو اور تم جانتے تو ...

پرنس آف ویلز اور مسلمانان بمبئی

آخر مسلمانان بمبئی نے ہماری رائے پر توجہ کی اور یہ قرار دیا کہ شہزادہ بہادر کا خیر مقدم تمام مسلمانان بمبئی کی طرف سے کیا جائے کسی خاص سوسائٹی یا فارم طلب انجمن کی طرف سے نہو میٹنگ یہ تجویز منظور ہے اور اس تجویز کو بہر صورت ہونا ہی چاہیئے تھا ہمنے بڑی خوشی سے سنا کہ اس استقبال کمیٹی کی فہرست مین بہت سے مسلمانون نے اپنے نام لکھوائے ہین۔ اس کمیٹی کی صدارت کے لئے سر آغا خان نہایت موزون تھے مگر انہون نے سفر انگلستان کی وجہ سے یا کسی مصلحت سے انکار کردیا۔ کمیٹی نے آنریبل ابراہیم رحمت اللہ کو صدارت کے لئے تجویز کیا ہے۔ یہ انتخاب بھی برا نہین ہے ہم اور بھی زیادہ خوش ہوتے اگر انجمن اسلام بمبئی یا بمبئی ایجوکیشنل کانفرنس پیشقدمی کرکے اس استقبال مین حصہ لیتی۔ اور بمبئی کی تمام اسلامی انجمنون۔ محفلون۔ کلبون اور سوسائٹیون کو جمع کرکے ایک عالیشان جلسہ کرتی۔ اس سے دو بڑے فائدے ہوتے۔ ایک تو تمام مجلسون مین ایک قسم کا اتحاد ہو جاتا۔ اور یہ چھوٹی چھوٹی مجلسین اپنی اپنی ڈفلی اور اپنا اپنا راگ الاپنا بھول جاتین۔ دوسرے جلسہ ایسا عظیم الشان ہوتا۔ کہ اور لوگ اوسکو رشک کی نگاہون سے دیکھتے۔ اسلئے کہ بڑے لوگون کی بات بھی بڑی ہوا کرتی ہے اور انکا اعتبار اون کی وجاہت اونکا رسوخ اپنا رنگ لائے بغیر نرہتا۔ یہ تو ممکن نہین کہ انجمن اسلام اور کانفرنس خاموش بیٹھی رہے کچھ نہ کچھ کرینگی ضرور۔ مگر اس قسم کی علیحدگی نہ اونکے لئے مفید ہے نہ مسلمانون کیلئے۔ موقع برباد ہوتے رہتے کچھ کیا نہ کیا۔

کریم بھائی ابراہیم

بمبئی کے ایک متمول خوجہ سیٹھ کریم بھائی ابراہیم نے تین لاکھ روپے بمبئی میں ایک میوزیم بنانے کے لئے دیئے ہیں جو عجائب گھر پرنس آف ویلز کی بمبئی میں تشریف آوری کا یادگار ہوگا۔ ہم سیٹھ صاحب کی اس فیاضی کی داد دیتے ہیں۔ اور یہ تحریک کرتے ہیں کہ اس عجائب گھر میں مسلمانوں کے تمام فرقوں کی اوس ناخلف اولاد کے نمونے اور نام رکھنے چاہئیں جنہوں نے اپنے بزرگوں کی جمع کی ہوئی پونجی لہو و لعب میں برباد کردی اور اب نان شبینہ کو محتاج پڑی پھرتی ہے۔ جنکے قدموں کی برکت سے بلیرڈ روم اور جن کے دم سے چانڈو خانے آباد ہیں۔ جنکو چوری کرنے یا بھیک مانگنے سے پیٹ بھرنا کچھ عار نہیں۔ اور وہاں دولتمندوں کی تصویریں رکھنی چاہئیں جنہوں نے اپنی اولاد اور اپنی جماعت یا قوم کی درستی اور اصلاح سے بے پروائی کی اور جھوٹے نام و نمود کے لئے یا فضول خطابات حاصل کرنے کے لئے لاکھوں روپے ضایع و برباد کردئے۔ پارسی اور ہندوؤں میں علم و دولت کی بہتی ہو رہی ہے جب خیرات کرتے ہیں تو قومی مدرسے بناتے ہیں یا دھرمشالہ یا ہسپتال یا غریبخانے۔ غرض کہ اون کی خیرات میں قومی پہلو مدنظر رہتا ہے۔ اور مسلمان جنہیں نہ علم نہ دولت جنکو پسماندہ قوم کہتے ہیں جن کی تعلیم کے لئے اکثر دوسری قوموں کی خیرات سے کام چلایا جاتا ہے۔ جب خیرات کرتے ہیں۔ تو کسی کا بیاہ کرتے ہیں یا بڑے پیٹ والوں کو بریانی کھلا دیتے ہیں۔ یا عجائب گھر بناتے ہیں یہ عجائب گھر کسی پارسی یا ہندو کی طرف سے ہوتا تو

اتنا مضائقہ تھا

اسلئے کہ اون میں بیسیوں لکھ پتی اور کروڑ پتی ہیں سیکڑوں بیوپاری ہیں ہزاروں بیرسٹر سالسٹر پلیڈر بیجا اور مجسٹریٹ ہیں بہت سے خیراتی فنڈ ہیں جنسے بیوں کو فائدہ پہنچتا رہتا ہے مگر مسلمان جنکا اکثر حصہ علم و دولت کا محتاج ہے زکوٰۃ لینا محتاج بلکہ بھیک کا محتاج ہے اگر عجائب خانہ بنائیں تو ہم نہیں جانتے کس تعریف کے مستحق ہوں گے۔ ایک مسٹر ٹاٹا تھے جنکی عزت کیا انگریز کیا پارسی کیا مسلمان کیا ہندو سب لوگ سچے دل سے کرتے ہیں جنکو دیکھ کر دلسے دعائیں دی جاتی ہیں۔ مسٹر ٹاٹا جنہوں نے نہ صرف اپنی قوم کے لئے بلکہ تمام قوموں کیلئے وہ کام کیا اور سبھوں پر ایسا احسان کیا کہ سبھوں کے سر اوسکے احسان کے نیچے قیامت تک جھکے رہیں گے۔ مسٹر ٹاٹا کی خیرات سے ہزاروں محتاج روٹیوں سے لگ جائیں گے لاکھوں بے ہنر ہنرمند بنجائیں گے اور کروڑوں غریب دولتمند ہو جائینگے ہمارے عجائبخانے سے اور قوموں کو تو خیر خود ہماری ہی قوم کو کیا نفع پہنچیگا۔ یہ ممکن ہے۔ بیشک سب ہے کہ سیٹھ صاحب نائٹ یا سر بنجائیں کوئی بڑا سا خطاب حاصل کریں مگر جنکو بھائی بند جنکے خویش و اقارب جنکی قوم عزت اور دولت میں مشہور نہ ہو۔ ذلیل اور پست حالت میں ہو۔ اوس قوم کا ایک شخص جو قوم کو تنزل سے بچائے جو قوم کو ذلت کی پستی سے نکالے جو قوم کی عزت کو بڑھا دے۔ سیٹھ صاحب انجمن اسلام بمبئی کے وائس پریزیڈنٹ ہیں۔ اگر اتنی توجہ انجمن پر کرتے تو آج اسلامی کالج بمبئی میں قایم ہو جاتا ہندوؤں اور پارسیوں کے کالج ہیں اور مسلمانوں کا عجائبخانہ کیا اچھا مقابلہ ہے پہر بھی ہم سیٹھ صاحب کی فیاضی کی قدر کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اب بھی مسلمانوں پر توجہ فرمائیں صنعت و حرفت کا کوئی مدرسہ قایم کردیں یا خیر انجمن اسلام اسکول کو انجمن کالج بنادیں قوم الحمد باتیں نہیں بلکہ دلسے کریم بھائی کو دعائیں دیگی اور جتنے ہیں انکا بھلا ہو

سکھ ہندو بننا پسند نہیں کرتے

ابھی تھوڑے دن ہوئے دربار صاحب امرتسر سے دیانندیوں کے سربراہ کی ہدایت سے بتوں کی مورتیں نکالدی گئیں اس سے ہندوؤں میں بڑی بے چینی پھیل گئی اور پھیل رہی ہے۔ افسوس ہے کہ اسکا اثر بعض ریاستوں تک بھی پہنچا ہے۔ حضرات ہندو کہتے ہیں کہ سکھوں نے ہندو ہوکر یہ کیا بدعت کی کہ بتوں کو مندر سے نکالدیا۔ وہ کہتے ہیں ہم ہندو نہ ہندوؤں کے شریک۔ انصاف تو اسکا مقتضی ہے کہ سکھ اگر یہ کہتے ہیں کہ وہ ہندو نہیں ہیں تو مان لینا چاہئے کہ وہ ہندو نہیں ہیں اسلئے کہ سکھوں سے بڑھکر اون کے اعتقادات اور مذہب کے کون جان سکتا ہے۔ یہ کسیکو حق نہیں پہنچتا کہ خواہ مخواہ اونکو ہندو بنائے۔ سکھ مذہب کا بانی بابا نانک ذات کا کھتری تھا اور یہ تاریخی بات ہے کہ اکثر اوقات مسلمانوں کی مسجد میں نماز پڑھنے جایا کرتا تھا۔ اپنی ذات سے وہ بڑا موحد تھا اور توحید کے متعلق اوسکے خیالات مسلمانوں کے مطابق تھے اوسکے زمانے کے ہندو اوسکو مسلمان درویش کہا کرتے تھے۔ اوس نے اپنا ایک الگ ہی فرقہ قایم کیا تھا اوس کے بعد پانچویں گرو تک یہ فرقہ برابر توحید پر قایم رہا۔ چھٹے گرو سے کچھ اختلاف پیدا ہوا۔ جسکا فیصلہ دسویں گرو نے کیا تھا۔ آٹھویں گرو کے زمانہ میں مسلمانوں کے خلاف سکھوں کا تعصب بڑھتا گیا۔ اس خانہ برباد تعصب کی وجہ سے وحدانیت کی پابندی اور بت پرستی کی مخالفت میں نرمی سی آگئی۔ اور رفتہ رفتہ ہندو اور سکھ ایک ہو گئے اگر سکھ اب اپنی اصلی اور سچی وحدانیت اور پاکیزہ مذہب کی طرف رجوع کرنا چاہتے ہیں تو کریں وہ وقت قریب معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کے فدائیوں اور بابا نانک کے پیرووں میں جو اختلافات چلا آتا ہے وہ مٹجائے کیونکہ سکھوں کا مذہب اسلام

ہنگامہ آرائی

میزبان کی بیٹی مہمان کی جورو

حضرت الشیخ مالک الملک ۔ تاک الدستان ۔ و سالک السالکان ۔ آدھا عرض ۔ آہاہاہاہا یار تم اس قدر جلد جاتے بیدرمان کی طرح سر پر آن ہی پڑے کسنقدر ۔ آہا اپنی سرشت القدمین پوچھتے ہیں ۔ جی ہاں ۔ کچھوے سے کم نہیں ۔ واہ اچھی چلبلاہٹ بتائی ۔ ایجناب علیہ الرحمہ تو ایسے تیز ایسے دو ٹانگ کی جیوتنی ۔ بارک اللہ ۔ تو کیا کچھ خبر بھی لائے ہو یا یوں ہی اتنا پستناب کی لپیٹے آئے ہو ۔ کیسے پوچھتے ہیں ہتیں اور کیسے ۔ مجھ سمجھا ہمیں پوچھتے ہیں ۔ واہ رے حضرت ہتی کرتے پوچھتے ہیں کسکو تمکو ۔ ہاں جی ہاں واہ تو ہمکو نہ کہو ۔ جی ہاں تمکو ۔ واہ پھر تمکو کہتے ہو ۔ ہمکو نہ کہو لاحول ولا تو تم کیا کیڑے کی طرح دماغ چاٹنے آئے ہو ۔ عجیب کودوہ کے رہنے والے ہو ۔ جاؤ گھر کا راستہ پکڑو ۔ یا دوست ایسی خیر سے باز آئے ۔ ادھر ادھر اب میں سمجھ گیا ہاں خبر تو ایسی لایا ہوں کہ زبان چاٹتے چاٹتے ہونٹ نہ ہڑپ کر جاؤ تو نامہ نگاری سے دو گز الگ ۔ تو پھر دیر کیا ہے ۔ اتنا ہی جتنا آپ کو ۔ ہمیں تو کچھ بھی کہہ چلو ۔ لو سنو جلو ۔ ناہیں امریز مشن چلو ۔ وکان حاضر ۔ دیکھوں ذرا ۔ آتو واہ غلاظت لا کہوں میں ۔ یار تم بھی عجب بیہودگی انگریز بناتے ہو ۔ لاکھ من کا تو میں بھی نہ ہوں گا جو جا بیگر غلاظت ۔ اچھا تو ذرا کھڑے رہو ۔ اپنی بہی تمہاری بات گر یاسنا چاہان کی [illegible] اور تمہارا کان ہے گویا چوہن کا کان ۔ [illegible] ہو دیا کر کان ۔ ہاں ہزار میں تیرا مہمان ۔ [illegible]

زیادہ غصہ نہ ہو جیے ۔ لیجیے سنیے بچا اپنے ہندوپاک جل زجاتے ہیں نا ۔ ہاں ہاں خوب اچھی طرح ۔ ہاں تو یہ تو نہ جانیا ہوں بہت بڑا اچھا ہے اسلئے وہاں بہت سی بستیاں بھی ہیں ۔ وہاں کا شتکاری بھی اچھی ہوتی ہے ۔ بلکہ ان بستیوں میں ایک بستی بیجاڑ پور ہے ۔ یہاں خوشحالی سے ہم تم پچ پچ کرتے ہیں یا وہ ماشاء اللہ اچھی نہ یہ ان بھی بڑی خوبصورت بڑی جیسی لب جیسی شیبیہ بہت ٹھیک ہے ۔ ہاں تو ایک آسیاں کے بہنے والے حضرت یہ ہیں نے ایک برہمن لڑکی پر دانت گڑا لئے پھر تو منہ پر ہیر کا جھنے لگی لیکن کھلاڑ پیرا پیری کیونکر جیتے چڑھتی تھی ۔ آخر ان میزبان میں تیرا مہمان کا مصداق بن گئے ۔ اب خوب نقلا رہ بازی ہوئی ۔ مگر اسی ہوتا ہی کیا ہے رات کو لیٹ بیٹ نوش کرکے چارپائی پر جا دھڑم ہوا لیکن یار کو سوجھ ہوئی کہ ابھی تک وہ دو باتیں بھی نہیں ہوئیں ۔ منزل مقصود تو الگ ۔ آخر یہ عقل شریف میں آیا کہ چلو چلکر مانگ میں سیندور گھس دیں ۔ اور فجر ہوتے ہی رخصتی طلب کریں (یہ ہندوؤں کے یہاں شادی کی آخری رسم ہے) بس دیر کیا تھی ۔ سیندور مانگ میں گھس ہی تو ڈالا ۔ خدا خدا کرکے رات کٹی ۔ صبح ہوتے ہی حضرت اپنے فرضی خسر صاحب سے رخصتی طلب کر ڈالی ۔

فرضی خسر :- ہیں ہیں یہ بیہودہ کیا بکتا ہے کہیں دیوانہ تو نہیں ہو گیا ۔ اسکی شادی کیسی کہاں ۔

فرضی داماد :- جناب اگر آپ ہماری باتیں یاد نہیں فرماتے ہیں ۔ شاید بھول گئے ہوں بڈھے بھی تو ہو چلے نا ۔ تو دیکھئے ہماری عورت کو سیندور لگا ہوا ہے یا نہیں ۔

فرضی خسر :- بیہودہ اگر پھر ایسی زباندرازی کی تو دو ڈنڈے جماؤں گا کہ سر کے دو ٹکڑے ۔

فرضی داماد ۔ نہیں جناب عالی غصہ نہ ہو جیے بھلا کیا فلاں فلاں روز شادی نہ ہوئی تھی اور اگر نہیں کردم نہ ہوئی تو پھر سیندور لگا ناکیا ۔

فرضی خسر ۔ حرامزادے یہ سراسر تیری شیطانی ہے میری لڑکی ابھی بالکل باکرہ کنواری ہے نیلوں واوی کیسی ۔ زبان سنبھال ورنہ اچھی نہ بیتیگی جا گھر کو جا ۔ میں ایسے مہمان کی بیبی باز آیا ۔

فرضی داماد نہیں نہیں جتنی او بی مرضی ہوگی ورنہ جو ہو سو ہو ۔

فرضی خسر اچھا تو لے ایک دو ۔ تین ۔ چار پانچ اللہ دے اور بندہ لے ۔ عجیب خوب بہر بیٹ مارکھائی سر تو تڑ مار پڑی تو بچہ جی اگئی سادہ گئے سب جیسی جیسی بھول گئے ۔ آخر اچھا پچھتا کر مکان کی طرف تو دو گیارہ ہو گئے ۔

راقم

روشن علیہ الرحمہ بھاگلپوری

گریباں میں اگر منہ ڈالکر دیکھے بشر اپنی
تو اصلیت نظر آجائی ساری کمان ہوں کیا ہوں

میرے تازے موٹے پنچ چکنے چپڑے پنچ ۔ جوڑے چکلے پنچ ۔ خدا آپکا مدد قیامت تک چلتا پھرتا بہتا ہنستا آئے ۔ یہ فرمائیں وہ ایجناب علیہ الجبل پھر جان گئے ۔ قبلہ آپ جان گئے تو کیا عجب اگر اس وقت دنیا نرمس ہوتا تو قبلہ کہکر طواف کرتا جنت یہ آپکا ہی حق ہے جو دنیا نرسی قبلہ بنتے میرے پنچ وہ دیکھو کوزہ پشت آسمان بھی کیسے تک رہا ہے ۔ غنیمت ہے کہ اس کوزہ پشتی پر یہ اونٹ پھیر کر رہا ہے ۔ اگر کسی معشوق چندے کا سا طرحدار ہوتا تو معلوم کیا کیا ظلم ڈھاتا ۔ اہا

ہا ہا - اینجناب بھی اصل مطلب نے تو مطلب چھوڑ چھاڑ گئے کہاں کی زمین ناپنے - بھیا سیدھا چھوڑ ٹیڑھا رستہ اور وہ رستہ کیوں پکڑنے لگ گئے - چلے آئیے سیدھے راستہ پر قبلہ پنچ - زمانہ تمام ٹیڑھا چل رہا ہے اور مین اینجناب کی کیا نرالا ہے - کیا آپنے نہین سنا نرنا کیرہ سے ٹرانسوال تک یہی سمجھتا ہے کہ ہمچو من دیگرے نیست - لا حول ولا - دیگر نیست - رذیل سے لیکر شریف تک امیر سے لیکر فقیر تک سب کی کھوپری مین یہی سمایا ہے کہ ہمچو من دیگرے نیست - ارے ماں انسے یہ چاہیے کہ بہائی مین ہمچو من دیگرے نیست یا جھلائی مین ترجیح ایسے بڑھ جائین گے جیسے پرانے مکان پر طاعون پڑ گئے - لال پیلے ہو کر بپتراہد مگر کہین کے جاؤ میان ہم کبھی برے بجنت کی نیت مین بھی نہین جانتے - ہمسا خدا کا بندہ بھلائی سے بہر پور پیسے کا شمار ای شہد کا نمونہ - نیک کارہ مین ہمچو من دیگرے نیست - قبلہ ایسے بھی نیکبخت موجود ہین - کیا آپنے نہین سنا - مرزا قادیانی اپنے منھ میان مٹھو بن رہا ہے - کبھی تو خود کو مسیح موعود ٹھرایا - اور کبھی حضرت اقدس امام ہمام علیہ السلام کہلایا اور اب خود کو نعوذ باللہ خوشامدی لالچی مریدون سے نبی آخر الزمان کہلوا رہا ہے - اور ہر وقت یہی بکواس کر رہا ہے کہ ہمچو من دیگرے نیست - اور تو دیگرے نیست یہ بھی تو اسی آسمان کا طفیل ہے - ورنہ یہ نہین جانتا کہ مین ایک قادیان کا رہنے والا پنجابی مرزا جی اللہ کہان وہ خاتم الانبیا نبی عربی جسکی واہ یہ منہ اور مسور کی دال - نبی نہ یہ تو خیال کیا ہوتا کہ نبی عربی نے یہ معجزہ بتلایا کہ چاند کو دو ٹکڑے کر دکھلایا اور تونے آج تک کتنے

خارش زدہ کاذب کی جان کو ٹکڑے کر دکھلایا - لیے کو جشم ایک طاعون کو تو دور کر نہ سکا اگر اسکے ایک حواری کو طاعون نے اٹھا کر دھم کر دیا - بقول مرزا جی کے وہ حواری مرا ہم موت مرا - ہمارے نبی عربی نے شان و شوکت دکھانے کے واسطے نہ تو کوئی مینار بنایا - اور نہ کوئی گھنٹہ گھر بنایا - اور اس ذات شریف نے اسما پر چڑھنے کے واسطے ایک مینارہ بھی بنایا ہے - یہ نہین جانتا کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین ایک دن ہوا نکل جائیگی پھر اوس وقت کف افسوس ملکر کہیگا کہ کوئی نامراد ہمچو من دیگرے نیست - ارے عقل کے کھوٹے - ابھی سے کیون نہین گریبان مین منہ ڈالکر اصلی حالت پہ نظر کر لیتا - کہ مین کون ہون اور کس کنوئین مین گر رہا ہون اور اپنے واسطے کونسا مکان تیار کر رہا ہون - ارے نادان آنکھین کھول - دنیا ڈوبتی ہے - زلزلہ کی وحشت سے گھر چھوڑ کر جنگل مین جا بیٹھا مگر یاد رکھ کہ ایک دن وہ زلزلہ آئیگا کہ جس جگہہ جائیگا وہین تجھے ٹکڑے ٹکڑے کر کے چھوڑیگا - توبہ کر اور استغفار پڑھ - ورنہ ایک دن بیڑہ تباہ ہو جائیگا - اور کہتا ہو جائیگا کہ ہمچو من دیگرے نیست - آیا خیال شریف مین - بقلم

اگر اپنی بھلائی تجھکو ہے منظور اے نادان
طلبگار معافی ہو خدا سے بخش دیگا

راقم

پنجہ فولاد - غ - ا - آزاد - از دہلی

شرم چہ کتی است کہ پیش مردان بیاید

مسٹر پنچ - بتون اوتار کے اوتار تک کی دو دتی تبدیل باد - بحرمت ابی یورپ التہذیب باد - باد حشت - یہ ٹوپی کی جگہہ پتلون کیون اوتار کر جیسکی ہی - آپکے دماغ مین تو وہی پرانی خوشبو کے کیڑے کلبل کر رہے ہین - ذرا آنکھ کھولکر دیکھئے تو زمانہ کچھ اور ہی پلٹی کھا رہا ہے - آپکی پرانی تہذیب کا کیسے ہندی کی چندی ہو گئی آپ ابھی خواب خرگوش مین پڑے ہوئے ہین - اب وہ تہذیب کا زمانہ ہے کہ پتلون تو ایک طرف - کوئی چیز بھی جو نیر نہ کی جگہہ - جبھی تو نیچری گر گئے اپنی ان بہنون سے پردہ اوٹھا رہے ہین - اس مین درپردہ اشارہ ہے کہ مردون کی کمائی سے پورا نہین پڑتا اور مردون مین کمانے کی سکت ہے - اسلئے بیچارے نیچری گر گون نے عورتون کو کمانے پہ آمادہ کر جا - اگر یہان تو بڑی پنچ پردے کی تگی بھی ہے لاچار ان مسلمان بنیاد کا فرون نے ہندوستان سے پردہ کی بیخ و بنیاد اوکھاڑنا چاہی مگر تو ہندوستانی شرفا کو آپ جانتے ہین کہ پرانی لکیر کے فقیر ہین - نیچری گر گئے اپنی ماں بہنون کو ہزار بھی پڑھائین یا جو چاہین کرائین لیکن یہ کیون اون کے دم جھانسون مین آئی لگے - اگر دماغ مین دیمک تو نہین لگ گئی یا شبہ نہین ہوا سیر ہے کہ بیک کے دماغ کے پرچے اوڑ گئے یہ پتلون کیون اوتارا جاتا ہے - کوئی بات ہماری نظر سے گذرا ہو تو قبلہ پنچ ہمکو سنا دو ورنہ وہ ع چلتے پھرتے نظر آئے - یہی بات واقعہ ایسا ہے کہ تم بھی ناچنے لگو - تو بھی - لو سنو - ارے وہ سننے لگے - یہ ترکیب ہی غلط ہے - اچھا تو اینجناب بھی مین آپسے کہنے کو سنا فرمائیے - یورپ کی تہذیب یون تو زمانہ بھر مین مشہور ہے مگر امریکن منچلون نے تو خاتمہ ہی کر ڈالا - پچھلے دنون مین امریکن پولیس کو پتہ لگا کہ مقام فلاڈلفیا کے فلان مکان مین

تہذیب کا بازار گرم رہتا ہے۔ بڑے بڑے مہذب اور بڑی بڑی مہذب بیبیاں تہذیب کی زمین کو آسمان بنانا چاہتی ہیں۔ بس پھر کیا یارچہ خلف الموت کی طرح بارہ بجے۔ دیکھا تو واقعی مارشل لا کے قواعد جاری ہیں۔ جیسے دیکھو بلون کے باہر ہے۔ صرف تہذیب کا عالم دیکھنے ہی سے نظر آتا ہے۔ سنئے قلی کی مہذب عورتوں کی تہذیب تو ادھی گلی تک محدود رہتی ہے۔ اور امریکی شریفوں نے تہذیب کی دم میں مدد باندھ کر آگ لگا دی۔ بس مالیاں کو دیکھئے تو گھروں سے باہر۔ اب مردوں کا کیا ذکر ہو۔ حوض کا سنگم ہے۔ مرد مادہ اپنا اپنا قاعدہ ملا رہے ہیں واہ واہ۔ مرغوں اور بکریوں تک کی تہذیب کی گردن پر چھری پھیر دی۔ اب یہ کیجئے کہ بلون اونا سے کا کر نہیں۔ اجی وہ کوئی بدمعاش ہونگے یارچہ بہی تو جرت سے یہ تہذیب کے پتلے جن کو پولیس سنضبط کر کے مکان میں جگہہ عنایت کی ہے بڑے بڑے جنٹلمین شریف خاندان کے لوگ ہیں اور لطف یہ کہ نر مادہ دونوں ہیں۔ ایک دو مکان ایسے نہیں بلکہ پچاس کم دو سو مکان ایسے تھے جن میں یہ مہذب جنٹلمین اپنی شرافت کا اظہار کیا کرتے تھے۔ بعض غیرت والی نازنینوں نے تو اسیوقت خودکشی کر لی۔ اب دیکھیں عدالت انکا کیا فیصلہ کرتی ہے۔ کیونکہ جتنے لوگ پولیس کے ہتھے چڑھ گئے ہیں وہ سب شریف اور اعلی طبقہ کے لوگ ہیں۔ پنچ کہنا کیا گرم گرم تماشے اور خبر سنائی ہے۔ خدا حافظ۔ پھر ملینگے۔

راقم
دیسی مہذب از بمبئی

پولیٹیکل مسدس

کہیں دو پھر نرا ہو رہا ہے ہر طرف بس میں ہو کیا ہو رہا ہے	کہیں لارڈ کرزن جلا ہو رہا ہے طرابلس میں فساد ہو رہا ہے

کہو مرتجگی کی چھلاوے تجھے تب
کفن اوڑھائی منہ سے ہٹا کے تب

نہیں کچھ خبر منہ دکھانی ہے اب تب
دکھانے لگے جب پنجر اپنا ہے تب
بس گئی رعایا کی بغو نیر پر جب
تر پیرا چار پچاس اکے ہوا نکلے سب

انکا نہیں تم خشک جب پڑ جائیگے
تو پیر فقیر سب لڑ پڑینگے

ہے اور کچے پڑ گو نہ ترشی میں بس
ہرا مغز پہر ان مدبر کا ختن
نہی ہر زمانے کے بستر میں عمل
خدا اعجاز کہیئے ترے نہ ہو دخل

نہیں تو فقط دیکھتا ہے کشتی
نہ اسکی حرارت نہ اور سکے ہے بہشتی

اگرچہ برابر ہے دور زمانہ دم خم
جہ کرزن ہے ملول تو کچھ رہے نہ علم
نہ یہ تیز رخصت دو بیست تھم
اگر ایک صفرا تو پہر دو ہیں بلغم

جریان ہے حرارت تو دل ہے برودت
جریان رطوبت تو رواں ہے یبوست

خدا کی خدائی دان جا رہی ہے
نکمے بہت ہیں نہ کچھ یار ہی ہے
یونہیں اور کر نسلے نہ لا رہی ہے
فقط دل میں یہ جو گھبرا رہی ہے

چلو ہم بھی ہو آئیں کر کے نقش پہ
کسی سے گٹ جا یہ آئے کا لیکر

اب ہمارے نہ تب مارا وہ مارا
کہیں کیا کسی پر یہ بہارا تمہارا
یہ جیتا یہ جیتا وہ ہارا وہ ہارا
رہا اب پہر وسانہ جینگا سہارا

بالآخر یہ فرجی تھا اور وہ تھا مالی
بہم اسپر بھلا جیتا کیوں نہ پالی

راقم
شیخ غلام محمد شہاب الدین عرف چھٹن ثاقب امیری

ٹیکس کی چھائیں گھٹائیں ہند پر
بجلیاں کوندیں دل ہر رند پر

ہماری ہردلعزیز گورنمنٹ کے ابر رحمت ہمیں کوئی دھوکا ہی نہیں۔ رعایا کی کشت امید کے سرسبز کرنیکو ہم تیم رحم جو برستی رہتی ہے پہر ہی کہیت کو بارش

کہا جائے تو اپنی کم نصیبی ہے۔ سات سمندر پار سے بڑے بڑے پولیٹیکل میں اسیلئے موسموں کی طرح ڈھکیلے جاتے ہیں کہ ہندوستان جنت نشان کر بنا دیجئے جہاں کا غنچہ غنچہ رنگ شہر ہو۔ کالی کالی گھٹا شہر ہو۔ پھول ڈھونڈھائیں۔ بلبل چہچہائیں۔ ڈالی ڈالی پات پات پہرتے رہیں۔ آندھی کے آم مفلسوں کی گودیوں میں گرتے رہیں۔ کالوں کی کالی طوطی تقدیر کالی کوئل جنگل کوکے۔ پپیہے کی سیٹی کم ہو پی پی ہو سکے۔ لال لالوں کے لال پیر بہوٹی سے گالوں کو دیکھہ دیکھہ کر چقندر شرمائیں۔ لنکا کے لنگور لال لال منہہ کے بندر مان بند رہ جائیں۔ لیکن یہاں وہ اندھا ہی نہیں جسپر بلبل بیٹھے۔ ہمارے حضور لارڈ کرزن بہادر نے اپنی ہزار داستانی تقریر پہاڑ میں خوب بہروں کو جہٹلایا کہ ہزار رکھوالوں نے ہر درخت کی دم میں گھنگہنا باندھ رکھا ہے یہ بھی خوشامدی بجہو بیان مشہور کیے پکانے پھلوں میں چونچ ماری جاتی ہیں۔ سے بارش لطف لتکلم کچھ نہ پوچھ بن گئی منہہ کی تر سے کالی گھٹا لارڈ صاحب شیخ صاحب۔ نائٹ بہادر۔ راجہ صاحب خانبہادر۔ خانصاحب۔ وغیرہ وغیرہ ہاں صاحب ہاں حضور۔ بجا درست کی گھڑیاں میں لتھڑ پتھر پائے جاتے ہیں۔ اور بچکے گھڑے تو ایسے ہیں کہ چاہے جوں پانی پڑ جائے تو بھی ایک بوند نہ ٹھہرے یا بچائی تھما آسرا۔ ایسے عہدے کے کیا نور کے تو تو میں میں کرتے ہیں تو ساون کی جھڑی یا د بہادوں کی بھرن ہیں۔ لیکن خدا جانے کیسی کی کرسی کی جوڑ سے بید لگتے ہی کیوں شاخ بید کی طرح ہرے ہو جاتے گئے ہیں جیسا بات کو پوچھو تو ٹپ اور جب بیٹر ریشن پر زمین دو۔ ہوں ہاں کرتی جانے لارڈ صاحب نے کہا کہ ہوں ٹھیک ہے۔ کاش جانتے ہی نہیں اسکا بارش کیلئے موسم سوائے

اگر کبھی بوڑھے ہو کے بھولے منہ سے باتوں باتوں میں ہنسی آگئی اور میونسپل پڑا۔ تو لوگ لینے کے دینے پڑ جائیں گے۔ (دوہا)

اس کا بھلا نہ ہونا اسکی بھلی چپ نہ اس کا بھلا نہ برسات کی بھلی نہ دھوپ نہ میونسپل کمشنر بنتے ہی ایسے نخرے بگڑے ایسے ہوا میں ہرے کہ بیوی کی آنکھیں دکھتے میں شہر کے چوراہے کی گردوں کی مشق گرد دکھائی۔ کیوں جب تمہیں یہ جبڑ کیوں بنایا ہے۔ ادب سے جہاں موری پر دہانے کا رخ گلی کی طرف کیوں رکھا ہے۔ اور حرام زادے جیجو اپنے بیچنے کی خبر نہ بھیجو۔ ہاں حضور کیوں نہیں۔ اب تو جو کچھ فرمائیے سو زمانہ ہے لیکن تیسرے سال الیکشن کی بیچ آپکے لئے بھی بیکے ٹھکے سے کم نہیں۔ زیادہ باتوں میں جیتنا اچھا نہیں ہوتا ہے۔ ہم تو اپنا بھولی پیروی کرکے تاؤ بے پیر ہی لیں گے لیکن آپ جیسے آندھی کی طرح آکر ہیں بگولے کی طرح رفو چکر ہو جائیں گے۔ ہاؤس ٹیکس تو لگا ہی ہے۔ اب ہاؤس ٹیکس بھی لگا کر کمبخت طاعون ملعون کا دف بھی مار جاتے۔ اور ایک ہفتہ دو کا چ ہو جائیں۔ کیسے لوگ سچ کہتے ہیں کہ ہندوستان پر جو آئے دن کال پڑ لیا کا منہ تک رہا ہے اس کا باعث یہی ہیچ لیچ سنہ چوتے چند سامان ہیں۔ اناج پر ٹیکس۔ ترکاری پر ٹیکس گھوڑے پر ٹیکس گاڑی پہ ٹیکس۔ الغرض ٹیکس کی بوچھاڑ کے لئے اندھیری چھائے دیکھئے موسلادھار برس رہے ہیں۔ کیا اچھا ہو جو ہماری انصاف پسند گورنمنٹ قانونی گھمس سے انکو بھی لیسنے پسینگ رہے۔ ٹیکس کی گھنگھور گھٹا دیرہم اور رعیت کی لال شفق چھوٹے ع نے برکرم ہاں کوئی چھینٹا تو ادھر بھی

راقم — یکے ہجوی

شیطانی حرکت

حضور پنچ بہادر۔ دوڑئیے۔ لیجئے جلد آگئے۔ دیر نہ لگائیے۔ ایک خبر آپ کو گرماگرم تازی ڈال کی پکی سنانے آیا ہوں۔ ذرا کانوں سے روئی نکال ڈالئے اور دو زانو ہو کر سامنے بیٹھ جائیے۔ اور ہمہ تن گوش ہو کر سنئے۔ اجمیر شریف کے بازار میں ایک ذات شریف ساکنہ اکبر آباد جو مدت سے یہاں سکونت پذیر تھے۔ وہ ہیں کون؟ ایک بھٹیارے خان ہیں۔ اچھا تو پھر کیا۔ ہوتا کیا۔ شیطانی حرکت کر بیٹھے۔ اور بیچاری کا پیٹ پھلا دیا۔ ارے میاں کہنا ہے تو صاف صاف کہو۔ ورنہ چلتے پھرتے نظر آؤ۔ یہ معمہ بازیاں اچھی نہیں۔ ایجی تم جیسے نکمے نہیں کہ اپنا وقت عزیز بیکار فضول وابیات خرافات میں ضائع کرتے رہیں۔ اجی جناب خفا نہ ہو جیے۔ بس زیادہ گرم نہ ہو جیے۔ لیجئے مقطع کا بند سن لیجئے ہاں تو اس بھٹیارے خان کو یہ شیطان نے ایک روز ادو نگی کا سبز باغ کا نقشہ پیش نظر کیا تو اپنی ناکتخدا دوشیزہ دختر نیک اختر کے حسن کی بہار اور اٹھتی ہوئی جوبن کے اور بہار پہ دل ایسا للچایا کہ بس سواری ہی گانٹھ دی اور بہار حسن کے خوب مزے لوٹے خدا معلوم کیسے مزے اڑاتے تھے انڈریان کو بھی اسکی دلیری و جرأت کا اعلان منظور تھا وہ نئے نیا گل کھلایا کہ دختر کے حمل قرار پاگیا۔ جب معلوم ہوا کہ یہ عمل انہی ذات شریف کا ہے تو ہر طرف سے لعنت ملامت کی طوق گلے میں پڑنے لگے۔ مگر بے شرم و بے غیرت کی بلا دور

ایسے چکنے گھڑے پر بھلا دنیا کی تھو تھو کا کیا اثر ہوتا تھا۔ وہ تو گھر کی مرغی دال برابر سمجھے ہوئے۔ دختر مذکور کے حمل اب تک قرار ہے۔

بہانہ پر بارش کی ایسی قلت ہے کہ خدا کی پناہ شروع برسات (اساڑھ) میں صرف ایک دو گھنٹہ پانی برسا ہے۔ بادل رات دن بجائے سائبان کے سایہ کناں رہتے ہیں مگر ٹھنڈے ٹھنڈے ہوا چلتے میں مجال کیا جو ایک قطرہ بھی ٹپکا جائیں پر ہوں تو کیونکر جب ایسے کرم ہوں۔ علاوہ اسکے یہاں رات دن سیکڑوں واہیات خرافات دیکھنے میں آتی ہیں۔ کہ پناہ بخدا۔ یہ خواجہ غریب نواز صاحب قدس سرہ العزیز ہی کا تصدق ہے جو خطہ اجمیر شریف باوجود ایسی حرکات کے بلائے ناگہانی سے امن میں رہتا ہے۔ خداوند تعالیٰ اپنے حبیب پاک کے صدقہ سے باران رحمت کا نزول فرمائیے اور پھر سے زمیندار اور تمام مخلوق خدا کی جان بچا سکے۔ ورنہ بڑی مشکلوں کا سامنا ہوگا۔ افسوس کریں داڑھی والے اور پکڑے جائیں مونچھوں والے۔

راقم — ایم۔ اے۔ این۔ از اجمیر

اطلاع ضروری:- اکثر خریدار و بجائے ایسے خطوط موصول ہوتے ہیں کہ اب ہم فلاں مقام پر آگئے ہیں اخبار یہاں آنا چاہئے۔ نمبر چٹ نمبر لکھتے ہیں نہ سابق پتہ لکھتے ہیں جس سے سخت مشکلات پیش آتی ہیں۔ پتہ بدلوانا ہو تو اپنا پہلا پتہ اور چٹ نمبر ضرور لکھو۔ منونہ باز حضرات ورنہ ٹکٹ بھیجیں ورنہ جلد داخل دفتر ہوگی۔

جناب بو المذاق میاں ظریف (امرتسر) آپکا مضمون نہیں چھپ سکتا

زینت شباب

خضاب والوں کی لن ترانیوں اور شائقین خضاب کی شکایتوں سے مابدولت کا ناک میں دم آگیا تھا۔ کسی کی تو یہ شکایت تھی کہ چند ہی روز میں رنگ بھورا پڑ جاتا ہے۔ اور کسی کی یہ شکایت کہ اگر ایک ہفتہ لگا ہوا جائیں تو ڈاڑھی شریف پر ایسی خاک اڑنے لگی ہے جیسے کسی کے چہرے پر دقیانوسی بندوں کی پھٹکار پڑ گئی ہو۔ یہ شکایت تو بالعموم تھی کہ شیشی نمبر اول کی بدبو بھی نمبر دول کی ہے بال تو کالے ہو جاتے ہیں مگر دل بھی جس کے کالا کوئلہ ہو جاتا ہے۔ غرض یہ کہ متواتر شکایتوں نے مابدولت کے دماغ کو پھرا دیا تھا۔ آخر گھبرا کے خود اس فکر میں مستغرق ہو گئے۔ مثل مشہور ہے جوینده یابنده۔ خدا کے فضل سے ہم کو اپنی کوشش میں کامیابی ہوئی ہمارے نزدیک جھوٹی تعریف جیسی بچوں اور مسخروں کا کام ہے سارا زمانہ جانتا ہے کہ لاکھ روپیہ کا بھی فائدہ ہو تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ بنیاد فقرہ اپنے قلم سے ہرگز نہ نکلیگا۔ لہٰذا ناظرین کے اطمینان کے لئے اتنا لکھ دینا کافی ہو گا کہ ہمارے خضاب نمبر اول کی بدبو بہت بلکہ نہایت کم ہو گئی ہے اور پھر خوبی یہ کہ تمام خضابوں سے ڈبل یعنی شیشی ایک ایک اونس کی اور قیمت ہر معہ محصولڈاک عہ پسند نہو تو واپس کر دو۔

خضاب لاجواب

یعنے زرشاہ کا خضاب۔ اس کے افعال کے ہم ذمہ دار نہیں قیمت تین بکسوں کی عہ دو روپیہ۔ المشتہر مینیجر

جاسوسوں کی رپورٹن

ایک باضابطہ سرکاری خبر قسطنطنیہ میں شایع کی گئی ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جونہی اعلیحضرت سلطان المعظم رسم سلاملق ادا کر کے (بروز جمعہ) دولت خانہ کو روانہ ہوئے تھے۔ ایک بم کا گولا مسجد کے قریب پھٹا۔ بہت سے لوگ اپنے شاہ پر فدا ہو گئے۔

روزٹر سینٹ پیٹرزبرگ سے خبر دیتا ہے کہ زار روس پیٹرہاف سے کل صبح شاہی کشتی سٹانڈرڈ پر سوار ہو کر مقام بورڈو واقع فنلینڈ میں قیصر جرمنی کی ملاقات کو روانہ ہو گئے ایک تازہ تار مظہر ہے کہ روانگی کے وقت زار روس کی مصاحبت میں انکا بھائی گرانڈ ڈیوک میکائیل اور ایک درباری وزیر تھا۔ روسی محکمہ خارجیہ کا کوئی وکیل ہمراہ نہ تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ فرانس کا لحاظ مد نظر ہے ایک ملاقات ۲۴ کو ہوئی معتبر ذریعہ سے سنا گیا ہے کہ ملاقات کی ابتدا شہنشاہ جرمن کی طرف سے ہوئی تھی کیونکہ قیصر جرمنی نے سویڈن سے زار روس کو اطلاع دی تھی کہ جرمن پالیسی ہمیشہ روس کی طرفداری میں ہے۔ اور جاپانی شاہزادہ ارسوگاوا کی جو کچھ آؤ بھگت جرمن میں کی گئی یا جرمنی ساہوکاروں نے جاپان کے قرضہ میں مالی امداد دی اوس سے جرمن اور روس کے اتحاد میں کوئی فتور پیدا نہیں ہو سکتا

تازہ خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ اس ملاقات کی ابتدا زار روس کی طرف سے اونکی مرضی کے موافق ہوئی ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ شاید قرضہ کی نسبت کچھ گفتگو ہوئی ہو انگریزی اخبارات موجودہ پارلیمنٹ کے بدلنے پر مختلف خیالات ظاہر کر رہے ہیں۔ لیکن اب تک کوئی تاریخ مقرر نہیں کی گئی ہے اور ابتک پارلیمنٹ کے ٹوٹ جانے کے متعلق کوئی ایسا جدید اور غور طلب واقعہ بھی ہوئے نہیں پایا ہے۔

مسٹر بالفور صدر اعظم انگلستان نے ظاہر کیا ہے کہ گورنمنٹ فی الحال مستعفی ہونے کا خیال نہیں رکھتی۔ مسٹر بالفور نے اس اظہار کے متعلق گذشتہ تحریک برخاست کی طرح جو تحریکیں پیشتر کی گئی تھیں اونکی شہادتیں پیش کی ہیں۔ یونینسٹ فریق نے مسٹر بالفور کے خیالات کی تائید کی اور لکھا کہ قومی خیالات کی بہ نسبت صدر اعظم کی رائیں اور خیالات زیادہ تر قابل ترجیح ہیں۔ ریڈیکل فریق نے موجودہ گورنمنٹ کی ہٹ اور عہدہ پر برقرار رہنے کی ضد کی سخت مخالفت اور اعتراضات کئے ہیں

ایم ساتو بیرن کامورا کا مترجم کل نیویارک میں ایک اخبار کے وکیل سے ملا۔ اثنائے گفتگو میں کہا کہ امید نظر آتی ہے کہ کامیابی سے صلح ہو جائیگی۔ جاپانی اعتدال سے کام لیں گے۔ اور مطالبات مبالغہ آمیز نہوں گے۔ کہا کہ موجودہ جنگ سے جاپان کو روزانہ دس لاکھ ڈالر کا خرچ ہوتا ہے۔ اور کسیقدر لوگوں کا خیال ہے کہ تاوان جنگ کا سوال ہی برپا ہوگا۔ صلح کرانے والے پہلے پہل صلح قائم ہونے تک جنگ کو موقوف رکھنے کی کارروائی کریں گے۔

مقام اوساکا میں ایک تار موصول ہوا ہے جس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ جاپانی ہزاروں کی تعداد میں بڑی جرأت اور ہمت سے روسیوں کے مقامات واقع مجوین میں حملہ کر رہے ہیں۔

تقسیم بنگالہ کی بابت سرکاری رزولیوشن شائع ہوا۔ نیا صوبہ مشرقی بنگال و آسام کہلائیگا۔ اسکا صدر مقام ڈھاکہ ہوگا۔ دوسرا صدر مقام چاٹگاؤن بندرگاہ ہیں۔ جدید صوبہ کی پانچ کمشنریان ہونگی۔ ابادی ایک کروڑ ۸۰ لاکھ۔ مسلمان ایک کروڑ ۲۰ لاکھ ہندو۔ بنگالے سے قسمت ہائے چاٹگاؤن۔ ڈھاکہ و راجشاہی نکال ہیں۔ اور نیز کوہ تپرہ کی ریاست بھی۔ چھوٹا ناگپور کی پانچون ہندی ریاستین بھی بنگالہ سے نکالکر صوبجات وسطی میں ملادیجائینگے۔ علی ہذا تمام تغیر و تبدل ہوگیا۔

کالکا شملہ ریلوے میں مالی منافع کی امیدین خام ہیں۔ امید ہے کہ سپرد سرکار ہوجائیگی۔

تعلقداران اودھ نے شاہزادہ ویلز کی دعوتون کے لیے تیس ہزار روپیہ خرچ منظور کیا۔

لارڈ کرزن منتظر ہیں کہ وزیر ہند کیا لکھتے ہیں۔ اگر سخت ہوگا تو مستعفی ہوجائینگے۔ سرکاری حلقون میں اسی کا چرچا ہو رہا ہے کہ اگر لارڈ کرزن مستعفی ہوگئے تو کمال ہی سرگردانی ہوگی۔

سکندر آباد میں گھوڑدوڑ کے وقت ۲۲ر تاریخ کو گھوڑون میں سخت ٹکر ہوئی۔ میجر ایڈورڈ صاحب کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ علاوہ اسکے اور بہت سی جگہ ضربین آئین۔ دیسی سوار سایہ نامی کی بانہ ٹوٹ گئی۔ کانسٹنٹ نام گھوڑا بھی سخت مجروح ہوا ہے۔ بچنے کی امید بالکل نہیں ہے۔

تقسیم بنگالہ کا رزولیوشن بنگالہ میں سیاہ ماتمی نشان سے شائع کیا گیا۔

فورٹ ولیم کلکتہ کے دو لفٹنٹ گہنا اژدام خورد برد سے بری کئے گئے۔

گورنمنٹ ہند پانچ کروڑ کے جدید قرضے کا اشتہار دیا۔ ۳½ فیصدی سود پر قرض لیگی۔ یہ قرضہ تین قسطون میں لیں گے۔

خیرپور سندھ کے میر صاحب نے استقبال پرنس آف ویلز کے لیے ۲۰ ہزار منظور کیا نکہ ۳ لاکھ۔

مدراس میں آبرسانی و بدرو کی اصلاح کے لیے گورنمنٹ نے ۱۷ لاکھ منظور فرمایا۔ اسکے علاوہ میونسپلٹی مدراس کو ۲۵ لاکھ ۴½ فیصدی سود پر بطور قرض دینگے۔

کلکتہ پولیس کے لیے دو افسر بمبئی و مدراس سے منگالئے گئے۔ ان سے خفیہ پولیس کا کام لیں گے۔

تقسیم بنگالہ کی تجویز کے خلاف اہل بنگالہ خاص کلکتے میں ایک بڑا بھاری جلسہ کرینگے۔ لوگون کی طبیعتیں جوشون پر ہیں۔ ایک عظیم عرضداشت تیار کر رہے ہیں۔ برٹش پارلمنٹ سے فریاد کی جاویگی۔

بریلی کالج کے لیے ایک لاکھ ۱۱ ہزار کا چندہ ہوا۔ ۲۰ ایکڑ اراضی نواب رامپور نے بخشی۔ راجہ کشن کمار نے ۲۰ ہزار دیا۔ کہیری کے شیو بخش رائے نے بھی کالج کے لیے ۱۱ ہزار کی رقم مرحمت فرمائی۔

رنگون میں برمی شریف کی لڑکی کا ابتک پتہ نہیں لگا۔ ایکہزار روپیہ انعام کا بھی اشتہار اسکی والدہ نے دیا ہے۔

کلکتہ میں کتب خانہ مسٹر ولمین ۱۰ ہزار پر نیلام کیا گیا۔ کل ۳ ہزار کتابین تھین بعض کتابون نے اچھی قیمت پائی۔ چنانچہ ۱۴۲۶ء کی ایک انجیل ۲۰۰ روپیہ پر بکگئی۔ اسی طرح بہت سی کتابین کوڑیون کے دام بکین

گورنمنٹ مصر نے یہ جدید قانون نافذ کیا ہے کہ جس شخص کا کتا دیوانہ ہوجائے۔ اسکو اسی دن اپنے قریب کے تھانہ میں رپورٹ کرنی چاہیئے۔ یہ رپورٹ مالک سگ یا وٹرنری لازم جو اسکے علاج کے لیے بلایا جاوے۔ اسی روز تھانہ میں کرے۔ اگر نہ کریگا تو ایک سو قرش تک جرمانہ کا سزایاب ہوگا۔ کتے کا مالک ذمہ دار ہے کہ کتے کو لوگون کے کاٹنے سے بچالے۔ یا اسی روز قتل کردیوے۔ اگر ایسا نہ کریگا تو پولیس کو دست اندازی کا اختیار ہوگا۔ جن جن لوگون نے کتے رکھے ہوئے ہیں انکو حکم سنایا گیا ہے کہ ہر ایک اپنے کتے کے گلے میں ایک ایسا طوق ڈالے جسپر کتے کے مالک اور اسکے محلے کا نام منقوش ہو۔

دولت علیہ نے درنہ اور بنغازی کے درمیان بلا تار کے خبر رسانی کی تجویز کی ہے۔ ٹیلیگراف کا سامان بھی مہیا کر دیا گیا ہے اور کارکن بھیج دیئے گئے۔

حضور سلطان المعظم نے ان بہت سے نوجوان طالبعلمون کو جو علاقہ قفقاز سے دارالسعادہ کی یونیورسٹی میں تعلیم پانے آتے ہیں سول کے مدارس میں داخل ہونے کا حکم دیا ہے اور انکی تعلیم و دیگر ضروریات کا بڑی تاکید سے حکم صادر فرمایا ہے۔

محمل شریف مصری سے جنوری گذشتہ میں جو روپیہ چلتی ٹرین سے چورون نے اوڑا لیا تھا وہ ملگیا۔ بدمعاشون کے مرشد کے پاس سے ۴ ہزار پونڈ کی رقم دستیاب ہوئی۔ یہ جماعت قبطیون کی ہے جو اکثر ایسے ہی ذریعہ اوقات بسر کرتے ہیں۔

Doan's Medicines.

ڈون صاحب کی ادویات

ڈون صاحب کی مشہور ادویات اس ملک میں مفید ہونے کے باعث پبلک کو ان کے فائدوں سے مطلع کرنا ضروری ہے۔ پہلے اس امر کا اظہار کرنا ہم ضروری تصور کرتے ہیں کہ جیمس ڈون کے نام سے تین متفرق دوائیں مشہور ہیں جن میں (۱) ڈون کی حبوب ہاضمہ (۲) حبوب دافع درد گردہ (۳) ڈون کا مرہم۔ ابتدا میں ہم ڈون کے حبوب ہاضمہ سے جو قوت ہاضمہ پیدا ہوتی ہے ہم اسکا ذکر کرنا لازمی تصور کرتے ہیں

(۱) ڈون کی حبوب ہاضمہ

مذکورۂ بالا گولیاں چھوٹی سفید رنگ کی چند جڑی اور بوٹیوں سے بنائی جاتی ہیں۔ اور جگر۔ معدہ اور آنتوں کے امراض میں اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ جگر کو تقویت ملنے کے باعث خون تمام رگوں میں آسانی سے دوڑتا ہے۔ معدہ کا عمل بھی زور میں جاری ہوتا ہے۔ اور کل غلاظت آنتوں سے صاف ہوکر نکل جاتی ہے۔ اور کل جسم معتدل اور سبک ہو جاتا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مذکورۂ بالا دو تین گولیوں کو شب کے وقت استعمال کرنیسے صبح کو صاف دست آجاتا ہے۔ بدن کو صحت دماغ کو فرحت اور تندرستی حاصل ہوتی ہے۔ مذکورۂ بالا گولیاں مستقل طور پر استعمال میں لانیسے دائمی قبض۔ درد سر اور ضعف و نقاہت ہمیشہ کے لئے دور ہو جاتی ہیں۔ اور قوت ہاضمہ کے ساتھ خون صاف ہوکر بدن میں قوت اور توانائی آتی ہے۔ ایک تندرست جگر اور اس میں ایک مرتبہ گھٹکار دست آتا ہے۔ ہیضہ۔ طاعون اور دیگر اقسام بخارات سے انسان محفوظ رہتا ہے تجربہ سے یہ امر ثابت ہو گیا ہے کہ ضعیف اور کم طاقت اشخاص مذکورۂ بالا امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ان کو بچانے کیلئے سب سے مفید اور کارآمد مذکورۂ بالا ڈون صاحب کی گولیاں ہیں جو قوت ہاضمہ اور طاقت بخشنے میں اپنا نظیر نہیں رکھتیں خاص مذکورۂ بالا وجوہات کے باعث ڈون کی حبوب ہاضمہ اس ملک میں اکسیر اعظم ثابت ہونگی کیونکہ اور جلاب کی طرح یہ بدمزہ نہیں ہیں اور دیگر ادویات کی طرح انمیں کسیلا پن نہیں ہے بلکہ مریض آسانی سے ان گولیوں کا استعمال کرسکتا ہے۔

آخر میں مذکورۂ بالا دوا ساز کا ان گولیونکی قیمت کم رکھنے کیلئے ہم شکریہ ادا کرتے ہیں کیونکہ سستی ہونیکے باعث ادنیٰ غریب بھی اسکا استعمال کرسکتا ہے



جیسے کہا گیا ہے کہ حبوب ہاضمہ فی الحال تین طرح کی شیشیوں میں آگئی ہیں جنکی قیمت ۸ درجہ بدرجہ ۸ اور ۱۲ فی شیشی ہے۔ اگر شیشی کے بیرونی حصہ کے لیبل پر جیمس ڈون کی تصویر نہ ہوگی تو دوا کے اصل ہونے میں شک رہیگا۔ اگر کوئی صاحب نمونہ کی گولیوں کیلئے پی۔ او۔ باکس نمبر ۷ بمبئی کے پتہ سے منگائیگا تو مفت انکے نام نمونہ روانہ کیا جائیگا۔

(۲) ڈون کی حبوب دافع درد گردہ

مذکورۂ بالا گولیاں درد گردہ اور دق کیلئے اکسیر ہیں۔

DOAN'S BACKACHE KIDNEY PILLS

جن اطباء اور ڈاکٹروں نے ان گولیونکا استعمال امراض مذکورۂ بالا کے مریضوں پر کیا ہے وہ خود اسکے مداح پائے جاتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ انکے استعمال سے پیشاب کھلکر آتا ہے اور گردہ کے علاوہ دق کے متعلق کل شکایتوں کو رفع کرتی ہیں۔ علاوہ ازیں گٹھیہ۔ امراض مثانہ وغیرہ کیلئے مفید ہیں۔ پیشاب کا رک رک کر آنا۔ ناف میں درد ہونا۔ نیند کا نہ آنا۔ ضعف اور فساد خون کے باعث جو متعدد امراض پیدا ہوتے ہیں۔ ان سبکو بیخ و بن سے اکھیڑ دیتا ہے۔ ڈون کی حبوب دافع درد گردہ کی ایک شیشی کی قیمت (عہ) دو روپیہ ہے اور اصل مال وہی ہے جسکے لیبل پر ڈون صاحبکی تصویر بنی ہوئی ہوگی۔ اور درخت کا ایک پتا ہوگا۔

(۳) ڈون کا مرہم



یہ مرہم کھجلی۔ خارش۔ پھوڑا۔ پھنسی۔ بواسیر۔ ناسور۔ وغیرہ اکثر فساد خون کے امراض اور جلدی قصوروں کے لئے مفید اور اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ یہ بوٹی سے بنایا گیا ہے اور کل اقسام کے زخم بھرنے میں اعلیٰ درجہ کا فائدہ بخش ہے۔ انگریزی رپورٹوں میں اسکی خوبیوں کا تذکرہ کیا گیا ہے ہر ایک بکس پر مذکورۂ بالا جیمس ڈون کی تصویر بنی ہوئی ہوتی ہے۔ اگر مذکورۂ بالا تینوں ادویات کی خوبی اور عمدگی سے کوئی شخص ذاتی طور پر واقف ہونا چاہے۔ تو تینوں ادویات کا بذات خاص استعمال کرے۔

مطبع حمیدی واقع محلہ بھنڈی بازار میں حکیم محمد عبدالحمید فرخ دہلوی مالک و اڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا۔